

دفاعِ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

مستقل کمیٹی برائے علمی تحقیقات وافتاء، سعودی عرب

ترجمہ

طارق علی بروہی



دفاع ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	:	نام کتاب
مستقل کمیٹی برائے علمی تحقیقات و افتاء، سعودی عرب	:	مؤلف
طارق علی بروہی	:	ترجمہ و ترتیب
۲۰	:	صفحات
اصلی اہل سنت ڈاٹ کام	:	ناشر



فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	سبب بیان	۵
۲	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق اہل سنت والجماعت کا اعتقاد	۵
۳	آیات قرآنی	۵
۴	احادیث مبارکہ	۶
۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت رضی اللہ عنہم سے متعلق اہل سنت والجماعت کا اعتقاد	۷
۶	اہل بیت سے کون مراد ہیں	۸
۷	عداوت صحابہ و اہل بیت نفاق ہے	۸
۸	فضائل و مناقب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۹
۹	آپ رضی اللہ عنہا سے شادی کی خبر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ فرشتہ پہنچائی	۹
۱۰	آپ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین زوجہ تھیں	۱۰
۱۱	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی امہات المومنین میں سے صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لحاف میں نازل ہوا کرتی تھی	۱۱
۱۲	جبریل علیہ السلام آپ رضی اللہ عنہا کو سلام بھیجتے تھے	۱۲
۱۳	آیتِ تخیر نازل ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا	۱۲
۱۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بحالت بیماری میں آپ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہنا پسند فرماتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بھی حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہوئی	۱۳
۱۵	آپ رضی اللہ عنہا کو لسانِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کی بشارت دی گئی	۱۵
۱۶	سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا امت کی افضل ترین عورت ہیں	۱۶
۱۷	آپ رضی اللہ عنہا کی پاکی و طہارت بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں	۱۶
۱۸	آپ رضی اللہ عنہا پر بہتان طرازی کرنے والے کا حکم	۱۹

۱۹	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ایک مسلمان کو کیا آداب رکھنے چاہیے	۱۹
----	---	----

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سبب بیان

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، وبعد:

مستقل کمیٹی برائے علمی تحقیقات وافتاء، سعودی عرب کو اس بات کی خبر ملی ہے کہ میڈیا کے ذریعے زوج النبی ﷺ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کتاب اللہ اور سنت مطہرہ کی تکذیب کرتے ہوئے برائی کی تہمت، سب و شتم اور عزت پر طعن کیا گیا ہے^(۱)۔

اسی لئے احقاقِ حق اور ام المومنین کی عزت و آبرو کے دفاع کی خاطر جو کہ عین نبی کریم ﷺ کی عزت و آبرو ہے، کمیٹی مندرجہ ذیل بیان جاری کرتی ہے:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق اہل سنت والجماعت کا اعتقاد

آیات قرآنی

یہ بات اہل سنت والجماعت کے اعتقاد کے اصولوں میں سے ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھی جائے اور ان کی عزت و توقیر کر کے ان سے مکمل طور پر راضی رہا جائے۔ کیونکہ یہی تو وہ لوگ ہیں جنہیں خاتم الانبیاء والمرسلین ﷺ کی صحبت کا شرف حاصل ہوا، اور انہوں نے ہی نزول وحی کا زمانہ پایا، اور یہ وہی ہیں کہ جن کی مدح و تعریف اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں اور نبی مصطفیٰ ﷺ نے اپنی سنت میں فرمائی۔ پس یہی بات ان کی منقبت و فضیلت کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

^۱ جس میں پیش پیش یاسر الحبیب رافضی ہے، جس نے میڈیا میں صحابہ کرام اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں بہت خباثت کی

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْبُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ﴾ (التوبة: ۱۰۰)

(اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے)

اور فرمایا:

﴿قَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا﴾ (الفتح: ۱۸)

(یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا اور ان پر اطمینان نازل فرمایا اور انہیں قریب کی فتح عنایت فرمائی)

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح: ۲۹)

(محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحمدل ہیں)

احادیث مبارکہ

اسی طرح سے رسول اللہ ﷺ سے بخاری و مسلم میں یہ بات ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

”خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم“ (بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں (یعنی صحابہ)، پھر جو ان کے بعد آئیں (یعنی تابعین)، پھر جو ان کے بعد آئیں (یعنی تابعین))

اور یہ بھی فرمایا: ”لا تسبوا أصحابی، فلو أن أحدكم أنفق مثل أحد ذهباً ما بدخ مداً أحدهم ولا نصيفه“ (متفق علیہ) (میرے صحابہ کو شب و شتم کا نشانہ نہ بنانا کیونکہ اگرچہ تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر (اللہ کی راہ میں) سونا ہی کیوں نہ خرچ کر دے، تو وہ ان (صحابہ) کے ایک مد بلکہ نصف مد (صدقے) تک کو نہیں پہنچ سکتا)

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تزکیات و فضائل پر توان کے علاوہ بھی بہت سی احادیث موجود ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت رضی اللہ عنہم سے متعلق اہل سنت والجماعت کا اعتقاد

اسی طرح اہل سنت والجماعت کے اعتقادی اصولوں میں سے یہ بھی کہ نبی ﷺ کے اہل بیت سے محبت رکھی جائے، ان کے حقوق کا اعتراف کر کے ان کے درجے کے لائق قدر و منزلت پر رکھا جائے^(۱)۔ یہی رسول اللہ ﷺ کی وصیت ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں آپ ﷺ کا یہ فرمان ثابت ہے: ”أذكركم الله في أهل بيتي ثلاثاً“ (میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں خیر و بھلائی کی وصیت کرتا ہوں، ایسا آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا) اسی طرح بخاری و مسلم میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”والذي نفسي بيده لقراءة رسول الله - صلى الله عليه وسلم - أحب إلى أن أصل من قرأبتی“ (اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں سے قرابتداری نبھانا اپنی قرابتداری نبھانے سے زیادہ محبوب ہے)^(۲) اور آپ رضی اللہ عنہ سے ہی

^۱ اہل بیت کا تعارف، فضائل، حقوق وغیرہ کی تفصیل کے لئے پڑھیں ”اہل سنت والجماعت کے نزدیک اہل بیت کا مقام و مرتبہ“ از شیخ عبد المحسن البجاد رحمۃ اللہ علیہ جو ہماری ویب سائٹ اصلی اہلسنت پر دستیاب ہے۔ (طع)

^۲ اس میں ان روافض کا زبردست رد ہے جو شیخین (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) پر اہل بیت کی حق تلفی کا بہتان باندھتے ہیں۔ (طع)

صحیح بخاری میں روایت ہے کہ: ”اَرْقُبُوا مُحَمَّدًا فِي أَهْلِ بَيْتِهِ“ (رسول اللہ ﷺ کی خوشی کا خیال ان کے اہل بیت کی عزت و حقوق کی رعایت کے ذریعہ رکھو)

اہل بیت سے کون مراد ہیں

بلاشبہ آپ ﷺ کی ازواج و اولاد آپ کے اہل بیت میں سے ہیں، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾

(الاحزاب: ۳۲-۳۳)

(اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پر ہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے اور ہاں عام معروف قاعدے کے مطابق کلام کرو۔ اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے)

عداوت صحابہ و اہل بیت نفاق ہے

یہ بھی اہل سنت والجماعت کے اعتقاد میں سے ہے کہ کوئی بھی شخص نفاق سے اس وقت تک بری نہیں قرار پا سکتا جب تک صحابہ کرام و اہل بیت رضی اللہ عنہم کے متعلق درست عقیدہ نہ رکھے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام، ازواج مطہرات اور مقدس اولاد کے متعلق ہر قسم کی گندگی و برائی سے پاک ہونے کے بارے میں اچھا کلام کیا تو وہ نفاق سے بری ہو گیا) اور فرمایا: (ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے محبت کرتے ہیں اور ان میں سے کسی کی محبت میں افراط کا شکار نہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی سے برأت کا اظہار کرتے ہیں، اور ان سے بغض رکھتے ہیں جو صحابہ سے بغض رکھے اور ان دشمنانِ صحابہ کا خیر کے ساتھ ذکر نہیں کرتے۔ ہاں، ہم ہمیشہ صحابہ کا سوائے خیر کے ذکر نہیں کرتے، ان سے محبت رکھنا دین، ایمان و احسان ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر، نفاق و طغیان ہے)

فضائل و مناقب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

چنانچہ ان نصوص سے یہ بات ثابت ہوئی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب و شتم کرنا یا پھر ازواج مطہرات پر برائی کی تہمت لگا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملہ کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ خصوصاً صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا کے بارے میں ایسی بات کہنا کہ جن کی برات ساتوں آسمان کے اوپر سے نازل ہوئی، اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے محبوب ترین زوجہ تھیں۔ ساتھ ہی آپ پوری امت کی عورتوں سے مطلقاً فائق ہیں، اور اکابر صحابہ کو جب کبھی کسی دینی مسئلے میں اشکال ہوتا تو وہ آپ رضی اللہ عنہا سے فتویٰ لیتے۔

آپ کے مناقب تو بہت کثیر و مشہور ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے مناقب پر مستقل احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں کہ جن کے ذریعہ آپ کو دیگر امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں امتیازی مقام حاصل ہے، جن میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:

آپ رضی اللہ عنہا سے شادی کی خبر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ فرشتہ پہنچائی

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک روز) مجھ سے فرمایا کہ: ”أُرِيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاعِنِي بِكَ الْمَلِكُ فِي سَرَاةٍ مِنْ حَرِيرٍ، فَيَقُولُ: هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَاكْشِفْ عَنْ وَجْهِكَ فَإِذَا أَنْتَ هِيَ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَبْضُهُ“ (تین رات مسلسل تمہیں میرے خواب میں لایا گیا جس کی صورت یہ تھی کہ ایک فرشتہ نہایت شاندار ریشمی کپڑے پر تمہاری تصویر کو میرے سامنے لاتا اور مجھ سے کہتا کہ یہ (تصویر) تمہاری (ہونے والی) بیوی کی ہے، اور جب میں (تصویر کا) پردہ اٹھا کر تمہارا چہرہ دیکھتا تو ہو بہو تمہارا ہی چہرہ ہوتا تھا پھر میں (فرشتہ کے جواب میں) کہہ دیا کرتا تھا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی اس کو پورا کرے گا (یعنی اس معاملہ کو تکمیل تک وہی پہنچائے گا اور اس عورت سے میرے نکاح کے اسباب پیدا فرمادے گا)۔

آپ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی محبوب ترین زوجہ تھیں

آپ کے مناقب میں سے یہ بھی ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی سب سے محبوب ترین زوجہ محترمہ تھیں جس کی صراحت خود نبی کریم ﷺ نے فرمائی کہ جب آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہستی کون ہے، بخاری و مسلم میں سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور دریافت کیا کہ: ”أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قُلْتُ: فَمِنْ الرِّجَالِ؟ قَالَ: أَبُوهَا“ (لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب شخصیت آپ کے نزدیک کونسی ہے؟ تو فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا، پھر دریافت کیا کہ مردوں میں سے، فرمایا: اس کے والد (یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ))

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (یہ خبر ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صرف طیب و پاکیزہ چیز ہی پسند فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ: ”لو كنت متخذاً خليلاً من هذه الأمة لاتخذت أبا بكر خليلاً، ولكن أخوة الإسلام أفضل“ (اگر میں امت میں سے کسی کو خلیل بنانا تو ضرور ابو بکر صدیق کو خلیل بنانا (مگر میرا خلیل تو اللہ تعالیٰ ہے)، لیکن اسلامی اخوت تو افضل چیز ہے) پس نبی کریم ﷺ امت میں سے افضل ترین مرد اور افضل ترین عورت سے محبت فرمایا کرتے تھے۔ اب جو بھی رسول اللہ ﷺ کے ان دو محبوبوں سے بغض رکھے گا تو وہ واقعی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بغض کا حقدار ہے، حالانکہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی محبت بالکل واضح چیز ہے)۔

نبی اکرم ﷺ پر وحی امہات المومنین میں سے صرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لحاف میں نازل ہوا کرتی تھی

آپ رضی اللہ عنہا کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی دیگر امہات المومنین میں سے صرف آپ رضی اللہ عنہا ہی کے لحاف میں نازل ہوا کرتی تھی۔ بخاری نے ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ انہوں نے فرمایا: ”كان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة، قالت عائشة: فاجتمع صواحي إلى أم سلمة فقلن: يا أم سلمة والله إن الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة وإننا نريد الخير كما تريد عائشة، فبرى رسول الله - صلى الله عليه وسلم - أن يأمر الناس أن يهدوا إليه حيث كان أو حيث ما دار، قالت: فذكرت ذلك أم سلمة للنبي - صلى الله عليه وسلم - قالت: فأعرض عني فلما عاد إلى ذكرت له ذلك فأعرض عني. فلما كان في الثالثة ذكرت له فقال: يا أم سلمة لا تؤذيني في عائشة فإنه والله ما نزل على الوحي في لحاف امرأة منكن غيرها“ (لوگ اس بات کو ترجیح دیتے تھے کہ وہ اپنے ہدیے اور تحائف اس دن پیش کریں جو عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن ہو آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: پس (ایک روز) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی ساتھی امہات المومنین نے ان سے بات چیت کی اور ان سے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو کہ آپ لوگوں سے یہ فرمادیں کہ کوئی ہدیہ و تحفہ پیش کرنا

چاہیں تو وہ (عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن کی تخصیص نہ کرے بلکہ) پیش کر دے چاہے آپ کسی جگہ ہوں (خواہ عائشہ کے گھر میں ہوں خواہ کسی اور بیوی کے گھر میں) چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس بارے میں آپ ﷺ سے گفتگو کی تو آپ نے اعراض فرمایا، پھر جب دوسری بار زیارت ہوئی پھر ذکر کیا گیا تو پھر اعراض فرمایا، آخر کار تیسری بار ذکر کرنے پر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں تکلیف نہ پہنچاؤ (تم شاید نہیں جانتیں کہ) اس وقت میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں کسی بیوی کے لحاف میں یا چادر میں ہوتا ہوں سوائے عائشہ رضی اللہ عنہا کے)۔

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (یہ جواب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دیگر تمام امہات المومنین پر نبی اکرم ﷺ کی محبت کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھی تھی، بلکہ آپ ﷺ کا ان سے محبت کرنے کے اسباب میں سے یہ بھی وجہ تھی)

جبریل علیہ السلام آپ رضی اللہ عنہا کو سلام بھیجتے تھے

آپ کی فضیلت میں سے یہ بھی ہے کہ جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کے ذریعہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو سلام بھیجا تھا، صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یا عائشہ هذا جبریل یقرئک السلام فقلت: وعليه السلام ورحمة الله وبركاته ترى ما لا أرى تريد رسول الله - صلى الله عليه وسلم“ (اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو، آپ ﷺ وہ دیکھ سکتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت بالکل ظاہر و باہر ہے۔

آیتِ تخییر نازل ہونے پر آپ ﷺ نے سب سے پہلے عائشہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا

آپ کے مناقب میں سے ہے کہ آیت تنخیر (جس میں نبی ﷺ کو حکم تھا کہ اپنی بیویوں کو اختیار دے دیں کہ اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کو پسند کر لیں یا دنیا کی زینت چاہتی ہوئیں الگ ہو جائیں) نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے اختیار میں ابتداء عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا کہ اس بارے میں اپنے والدین سے ضرور مشورہ کر لینا کیونکہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ ان کے والدین کبھی بھی انہیں آپ ﷺ سے جدائی کا مشورہ نہیں دیں گے۔ پس آپ رضی اللہ عنہا نے اللہ اور اس کا رسول اور دار آخرت کو پسند فرمایا اور باقی امہات المومنین نے بھی آپ کی اس بات میں پیروی فرمائی۔ چنانچہ بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرمایا: ”لما أمر رسول الله - صلى الله عليه وسلم - بتخيير أزواجه بدأ بي فقال: إن ذاكر لك أمراً فلا عليك أن لا تعجلي حتى تستأمرى أبويك، قالت: وقد علم أن أبوي لم يكونا يأمراني بفراقه قالت: ثم قال: إن الله جل ثناؤه قال: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَبِيلًا ۖ وَإِن كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا﴾، قالت: فقلت: أفى هذا أستمأمر أبوي رضي الله عنهما فإن أريد الله ورسوله والدار الآخرة، قالت: ثم فعل أزواج رسول الله - صلى الله عليه وسلم - مثل ما فعلت“ (جب رسول اللہ ﷺ کو اپنی ازواج کے بارے میں اختیار دینے کا حکم ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے ابتداء فرمائی، اور فرمایا: میں تمہیں ایک بات بتانے جا رہا ہوں جس کے بارے میں جلد بازی سے کام نہ لینا یہاں تک کہ اپنے والدین سے اجازت نہ لے لو۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ میرے والدین کبھی بھی رسول اللہ ﷺ سے جدائی کا حکم نہیں دیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم زندگانی دنیا اور زینت دنیا چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا دوں اور تمہیں اچھائی کے ساتھ رخصت کر دوں۔ اور اگر تمہاری مراد اللہ اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر ہے تو (یقین مانو کہ) تم میں سے نیک کام کرنے والیوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت زبردست اجر رکھ چھوڑے ہیں) کہا میں اس بارے میں اپنے والدین سے پوچھوں گی! بیشک میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور دار آخرت چاہتی ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر دیگر ازواج رسول ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا تھا)۔

رسول اللہ ﷺ بحالت بیماری میں آپ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہنا پسند فرماتے تھے، اور آپ ﷺ کی وفات بھی حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہوئی

آپ کے مناقب میں سے یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیماری کی حالت میں بھی آپ ہی کے گھر میں رہنا پسند فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کی وفات بھی عائشہ رضی اللہ عنہا کی سینے اور گلے کے درمیان سر رکھے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے آخری پل اور آخرت کے ابتدائی پل میں بھی آپ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ ﷺ کا لعب آپس میں ملا دیا اور آپ ﷺ کو انہی کے حجرے میں دفن کیا گیا۔ بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی کہ: ”أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لما كان في مرضه جعل يدور في نسائه ويقول: أين أنا غدا؟ حرصا على بيت عائشة قالت: فلما كان يومئذ سكن“ (رسول اللہ ﷺ جب اپنے مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو اپنی بیویوں سے روزانہ فرماتے کل کو میں کہاں ہوں گا؟ کل کو میں کہاں ہوں گا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب میرا دن آیا تو آپ کو سکون ہو گیا) اسی طرح صحیح مسلم میں آپ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ”إن كان رسول الله -صلى الله عليه وسلم- يتفقده يقول: أين أنا اليوم؟ أين أنا غدا؟ استبطاء ليوم عائشة قالت: فلما كان يومئذ قبضه الله بين سحري ونحري“ (رسول اللہ ﷺ اپنی مرض الوفا میں معذرت کے طور پر فرماتے ہیں کہ آج میں کہاں ہوں، کل کہاں ہوں گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے باری کے دن کو بہت دور سمجھتے تھے جب میری باری کا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اٹھالیا اس حال میں کہ آپ میرے پہلو اور سینے کے بیچ میں تھے اور میرے گھر میں دفن ہوئے۔ بخاری ہی میں روایت ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ: ”أن رسول الله -صلى الله عليه وسلم- كان يسأل في مرضه الذي مات فيه يقول: أين أنا غدا؟ أين أنا غدا؟ يريد يوم عائشة، فأذن له أزواجه يكنون حيث شاء، فكان في بيت عائشة حتى مات عندها، قالت عائشة: فبات في اليوم الذي يدور على فيه في بيتي، فقبضه الله، وإن رأسه لبين نحري وسحري، وخالط ريقه ريقى، ثم قالت: دخل عبد الرحمن بن أبي بكر ومعه سواك يستن به، فنظر إليه رسول الله -صلى الله عليه وسلم- فقلت له: أعطني هذا

السواك يا عبد الرحمن فأعطانيه، فقصته ثم مضته فأعطيته رسول الله - صلى الله عليه وسلم - فاستن به وهو مستند إلى صدرى“ (رسول اللہ ﷺ مرض وفات میں اپنی بیویوں سے پوچھتے تھے کہ کل میں کہاں قیام کروں گا؟ اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا دن کب ہوگا، اس پر آپ کی تمام بیویوں نے اجازت دے دی کہ آپ جہاں چاہیں رہیں، آپ نے میرے پاس قیام کیا، اور میرے ہی پاس آپ کی وفات ہوئی، جس وقت روح قبض ہوئی آپ ﷺ کا سر مبارک میرے سینہ اور گلے کے درمیان تھا اور آپ کا لعاب دہن میرے لعاب سے ملا ہوا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: اتنے میں عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما آگئے ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، نبی اکرم ﷺ نے اس کو دیکھا، میں جان گئی اور فوراً عبدالرحمن سے وہ مسواک لے کر چبایا اور نرم کر کے آپ ﷺ کو دیدی، آپ نے اس سے مسواک فرمائی، جبکہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے)۔ ایک دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے: ”فجمع الله بين ريتي وريقه في آخر يوم من الدنيا وأول يوم من الآخرة“ ((اللہ کا فضل دیکھیں)، کہ اس نے آپ کے اس دنیا کے آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میں بھی میرا لعاب دہن آپ کے لعاب دہن سے ملا دیا)۔

آپ رضی اللہ عنہا کو لسان رسالت ﷺ سے جنت کی بشارت دی گئی

آپ رضی اللہ عنہا کے مناقب میں سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی۔ حاکم نے اپنی اسناد سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک روایت پہنچائی کہ آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ”مَنْ مِنْ أَزْوَاجِكِ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: أَمَّا أَنْكَ مِنْ هُنَّ“ (آپ کی بیویوں میں سے کون جنت میں آپ کی زوجہ ہوگی، فرمایا: یقیناً تم انہی میں سے ہوگی)۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”فخیل إلى أن ذاك أنه لم يتزوج بكرةً غیری“ (میرے خیال میں ایسا اس لئے ہے کہ میرے علاوہ آپ ﷺ نے کسی کنواری سے شادی نہیں فرمائی) بخاری نے قاسم بن محمد سے روایت کی: ”أن عائشة اشتكت فجاء ابن عباس فقال: يا أم المؤمنين تقدمين على فرط صدق على رسول الله - صلى الله عليه وسلم -

وعلیٰ ابی بکر“ (جب عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما عیادت کے لئے آئے اور عرض کیا: ام المومنین! آپ تو سچے جانے والے کے پاس جارہی ہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس) اس حدیث میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے عظیم فضیلت ہے کہ آپ کے جنت میں جانے کے بارے میں قطعی طور پر بات کی جارہی ہے، حالانکہ اس قسم کی بات بنا توقیف (یعنی قرآن و حدیث کے دلائل) کے نہیں کہی جاسکتی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا امت کی افضل ترین عورت ہیں

آپ کے مناقب میں سے ہے کہ جو بخاری و مسلم نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ”فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام“ (عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ترید کی فضیلت دیگر تمام کھانوں پر)۔ پس اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واضح فرمایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت دنیا کی تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ترید (کھانے) کی فضیلت ہے۔

آپ رضی اللہ عنہا کی پاکی و طہارت بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرمائیں

آپ کے مناقب میں سے یہ بھی ہے کہ آپ کے سبب سے کتاب اللہ کی آیات نازل ہوئی۔ کچھ تو خاص آپ ہی سے متعلق تھیں اور کچھ امت کے لئے عام تھیں۔ جو آیات آپ کے لئے خاص ہیں جن سے آپ رضی اللہ عنہا کی عظمت شان اور رفعت مکان ثابت ہوتی ہے کہ باری تعالیٰ نے خود آپ کو ان بہتان والزامات سے بری و پاک قرار دیا جو آپ پر لگائے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوهُ شَرًّا لَّكُم بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ (١١) لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ

وَالْمُؤْمِنَاتُ بَأَنْفُسِهِنَّ خَيْرًا وَقَالُوا هَذَا إِفْكٌ مُبِينٌ (۱۲) لَوْلَا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوا
بِالشُّهَدَاءِ فَأُولَئِكَ عِنْدَ اللَّهِ هُمُ الْكَاذِبُونَ (۱۳) وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
لَسَكُنتُمْ فِي مَا أَفَضْتُمْ فِيهِ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۱۴) إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُولُونَ بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ
وَتَحْسِبُونَهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ (۱۵) وَلَوْلَا إِذْ سَبَعْتُمْوهَ قُلْتُمْ مَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهَذَا سُبْحَانَكَ
هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ (۱۶) يَعِظُكُمُ اللَّهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهِ أَبَدًا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (۱۷) وَيُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (۱۸) إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يُعَلِّمُ مَا تَعْلَمُونَ (۱۹) وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَعُوفٌ رَحِيمٌ (۲۰) يَا
أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ
وَالنُّكْرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ
سَبِيحٌ عَلَيْهِم (۲۱) وَلَا يَأْتِلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَىٰ وَالنُّسَاكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ وَلِيُغْفِرُوا لِيُصَفِّحُوا أَلَّا تُحِبُّونَ أَنْ يُغْفَرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (۲۲) إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ
الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لَعَنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (۲۳) يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ
أَلْسِنُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۲۴) يَوْمَ مَيِّدٍ يُوقِيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ
الْحَقُّ الْمُبِينُ (۲۵) الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ
لِلطَّيِّبَاتِ أُولَئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِثَةٌ كَرِيمٌ (۲۶) ﴿ (النور: ۱۱-۲۶)

(جو لوگ یہ بہت بڑا بہتان باندھ لائے ہیں یہ بھی تم میں سے ہی ایک گروہ ہے تم اسے اپنے لئے برانہ
سمجھو، بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے ہاں ان میں سے ہر ایک شخص پر اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کیا ہے
اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے حصے کو سرانجام دیا ہے اس کے لئے عذاب بھی بہت بڑا ہے۔
اسے سننے ہی مومن مردوں عورتوں نے اپنے حق میں نیک گمان کیوں نہ کیا کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ تو کھلم کھلا
صریح بہتان ہے، وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے؟ اور جب گواہ نہیں لائے تو بہتان باز لوگ یقیناً اللہ کے
نزدیک محض جھوٹے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتا تو یقیناً تم نے جس
بات کے چرچے شروع کر رکھے تھے اس بارے میں تمہیں بہت بڑا عذاب پہنچتا۔ جبکہ تم اسے اپنی زبانوں

سے نقل در نقل کرنے لگے اور اپنے منہ سے وہ بات نکالنے لگے جس کی تمہیں مطلق خبر نہ تھی، گو تم اسے ہلکی بات سمجھتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک بہت بڑی بات تھی۔ تم نے ایسی بات کو سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ ہمیں ایسی بات منہ سے نکالنی بھی لائق نہیں۔ یا اللہ! تو پاک ہے، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے اور تہمت ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی بھی ایسا کام نہ کرنا اگر تم سچے مومن ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیتیں بیان فرما رہا ہے، اور اللہ تعالیٰ علم و حکمت والا ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزو مند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں اللہ سب کچھ جانتا ہے اور تم کچھ بھی نہیں جانتے۔ اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ بڑی شفقت رکھنے والا مہربان ہے (تم پر عذاب اتر جاتا) ایمان والو! شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ جسے پاک کرنا چاہے، کر دیتا ہے اور اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔ تم میں سے جو برزگی اور کشادگی والے ہیں انہیں اپنے قرابت داروں اور مسکینوں اور مہاجرین کو فی سبیل اللہ دینے سے قسم نہ کھالینی چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف فرمادے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا ہے۔ جو لوگ پاک دامن بھولی بھالی با ایمان عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے جبکہ ان کے مقابلے میں ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ انہیں پورا پورا بدلہ حق و انصاف کے ساتھ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے (اور وہی) ظاہر کرنے والا ہے۔ خبیث عورتیں خبیث مرد کے لائق ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لائق ہیں اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لائق ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لائق ہیں ایسے پاک لوگوں کے متعلق جو کچھ بکواس (بہتان باز) کر رہے ہیں وہ ان سے بالکل بری ہیں، ان کے لئے بخشش ہے اور عزت والی روزی)

اس بارے میں بعض محققین یہ بھی فرماتے ہیں کہ: (ان کے خصائص میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بہتان سے پاک قرار دیا جسے بہتان ساز لوگوں نے گھڑا تھا۔ اور آپ کے عذر و برأت سے

متعلق وحی نازل فرمائی جو مسلمانوں کے محرابوں اور نماز کی جماعتوں میں تاقیام قیامت پڑھی جاتی رہی گئیں۔ اور ان کے بارے میں گواہی دی کہ آپ طاہرہ و مطہرہ ہیں اور ان کے لئے مغفرت و رزق کریم کا وعدہ فرمایا۔ اور یہ بھی خبر دی کہ ان کے بارے میں جو بہتان طرازی کی گئی ہے وہ ان کے حق میں بہتر ثابت ہوئی کیونکہ اس نے ان کی شان میں کچھ کمی نہیں کی بلکہ اس کے ذریعہ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی شان و اعلیٰ قدر میں اور اضافہ فرمادیا۔ پس آپ کی طہارت و پاکدامنی کا ذکر و چرچہ اہل زمین و آسمان میں گونج اٹھا، پس یہ کیا ہے خوب منقبت و فضیلت ہے!

آپ رضی اللہ عنہا پر بہتان طرازی کرنے والے کا حکم

پس ان دلائل اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے دلائل سے آپ رضی اللہ عنہا کی فضیلت و منزلت واضح ہوئی۔ اب آپ رضی اللہ عنہا پر وہی تہمت لگانا جس سے آپ بری ہیں صریح قرآن و سنت کی تکذیب ہے جس کا مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج ہے۔ جس پر تمام علماء کرام کا اجماع ہے، اس اجماع کو اہل علم کی ایک بڑی تعداد نے نقل فرمایا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ایک مسلمان کو کیا آداب رکھنے چاہیے

لہذا ہر مسلمان پر یہ واجب ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھے اور ان سب سے راضی رہے۔ ان کی توقیر کرے اور ان کے محاسن کو نشر کرے، ان کی عزت کا دفاع کرے، اور ان کے درمیان جو اختلافات و مشاجرات ہوئے تھے اس کے بارے میں سکوت اختیار کرے، کیونکہ وہ بھی انسان تھے معصوم نہیں تھے، لیکن ان کے بارے میں ہم وصیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش نظر رکھیں اور ان کے ساتھ وہی قرآن کریم کا پیش کردہ ادب بجالائیں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (الحشر: ۱۰)

(اور (ان کے لئے) جو ان (صحابہ) کے بعد آئیں (یہ حق ہے کہ وہ) کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ایمانداروں کی طرف ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال، اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے)

اللہ تعالیٰ ہر ایک کو صراطِ مستقیم کی جانب ہدایت اور سید مرسلین اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو روز قیامت روشن چہرے اور داہنے ہاتھ والے ہوں گے کی پیروی کی توفیق عنایت فرمائے۔ اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔